

عدالتِ عظمیٰ پاکستان  
(اختیارِ سماعت اپیل)

موجود:

جناب جسٹس مشیر عالم، جج  
جناب جسٹس دوست محمد خان، جج

فوجداری عرضداشت برائے حصولِ اجازت اپیل نمبری ۲۰۱۶/۷۴۸  
زیرِ شق (۳) ۱۸۵، آئین پاکستان مجریہ سال ۱۹۷۳ء  
(بخلافِ حکم عدالتِ عالیہ لاہور، راولپنڈی بینچ، راولپنڈی محررہ ۱۰-۰۶-۲۰۱۶  
در فوجداری نظر ثانی درخواست نمبری ۱۹/۲۰۱۶)

انتظارِ حسین (سائل)

بنام

حمزہ امیر وغیرہ (جواب کنندگان)

منجانب سائل: طلعت محمود زیدی، فاضل وکیل عدالتِ عظمیٰ  
چوہدری اختر علی، منسلک وکیل عدالتِ عظمیٰ

منجانب مسئولِ علیم: بغیر نمائندگی

تاریخ سماعت: ۰۶ ستمبر، ۲۰۱۶ء

## فیصلہ

دوست محمد خان، جج:-

مختصر خلاصہ مقدمہ: سائل نے عرضداشت عنوان بالا کے تحت عدالت عالیہ لاہور، راولپنڈی بینچ، راولپنڈی کے حکم محررہ ۱۰-۰۶-۲۰۱۶ کو فہرست تنقید بنایا ہے۔

ہم نے فاضل وکیل سائل کے دلائل تفصیل سے سنے اور مثل مقدمہ پر موجود مواد کا جائزہ لیا۔

۲۔ مسؤل علیہ حمزہ امیر مقدمہ علت نمبر ۱۳۹ تھانہ چونترہ ضلع راولپنڈی محررہ ۰۶-۰۸-۲۰۱۳ میں مع دیگر ساتھی ملزمان قتل کے مقدمے میں عدالت ایڈیشنل سیشن جج راولپنڈی فرد جرم کا سامنا کر رہا ہے۔

۳۔ دولہ سماعیت مقدمہ جب استغاثہ کی شہادت قلمبند ہو رہی تھی تو سائل نے ایک درخواست ابتدائی عدالت سماعیت میں گزاری جس میں انہوں نے بوقت وقوعہ کمسن ہونے کا مدعا بیان کیا اور اس کی تائید میں نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (NADRA) مجاز محکمے کا فارم (ب) اور ساتھ ہی سکول میں درج شدہ عمر کا سرٹیفکیٹ پیش کیا جس میں اُس کی تاریخ پیدائش مورخہ ۰۱-۰۱-۱۹۹۷ درج ہے۔ ساتھ ہی اپنا قومی شناختی کارڈ جو کہ کمپیوٹر سسٹم کے تحت بنایا گیا ہے کو بھی شامل مثل کیا جس میں بھی مسؤل علیہ کی تاریخ پیدائش مورخہ ۰۱-۰۱-۱۹۹۷ درج ہے۔

۴۔ عدالت ابتدائی سماعیت مقدمہ نے مزید تحقیق کے لئے ملزم کو انسانی جسم کی ہڈیوں اور دانتوں سے متعلق ماہر معالجین کو بھیجا جنہوں نے اپنی رپورٹ میں مسؤل علیہ / ملزم کی عمر ۲۱ سال تحریر کی، جو کہ ایک رائے ماہر / ماہر کی حیثیت رکھتی ہے اور وہ بھی حتمی اور حرفِ آخر نہیں۔ کیونکہ دوسری طرف سائل نے مندرجہ بالا دستاویزات کے علاوہ پیدائش کا سرٹیفکیٹ یونین کونسل سے جاری کردہ بھی پیش کیا جس میں بھی اُس کی تاریخ پیدائش وہی ہے جو کہ نادرا اور سکول کے ریکارڈ میں درج ہے۔

۵۔ وکیل سائل نے اپنے دلائل کا مرکزی نقطہ معالجین کی معائنہ رپورٹ کو بنیاد بنایا اور بیانی ہوئے کہ اس کو حتمی سمجھا جائے نیز یہ کہ ملزم مسؤل علیہ نے کمسنی کا مدعا سماعیت مقدمہ کے دوران آخر میں لیا جو کہ شکوک اور شبہات کو جنم دیتا ہے۔

۶۔ جہاں تک معالجین خصوصی کی رپورٹ کا تعلق ہے وہ ماہر یا ماہرین کی رائے پر مشتمل ہے جس کو قانون کے مروجہ اصولوں کے تحت حرفِ آخر یا حتمی نہیں سمجھا جاسکتا کیونکہ X-Ray یعنی برقی طیسی شعاعوں کے ذریعے ہڈیوں کے عکس کی بنیاد پر طبی ماہر / ماہرین سو فیصد غلطی سے پاک اور حتمی رائے انسانی عمر کے متعلق نہیں دے سکتے کیونکہ اس میں زیادہ سے زیادہ ۲ سال یا کم سے کم ایک سال تک کمی بیشی کا احتمال رہتا ہے نیز برقی طیسی شعاعوں کے ذریعے عکس لینے والی مشین کی ساخت اور اس کی درست کارکردگی بھی ہمارے ملک میں ایک سوالیہ نشان ہمیشہ رہتا ہے اور ان پر قائم کردہ رائے اندازوں پر مبنی ہوتی ہے لہذا اس کو ہرگز قطعی نہیں سمجھا جاسکتا۔ اگرچہ اس کے مقابلے میں محض سکول کے سرٹیفکیٹ یا رجسٹر داخلہ میں جو تاریخ پیدائش درج کی جاتی ہے کو بھی انفرادی طور پر حتمی اور ناقابل رد نہیں سمجھا جاسکتا۔ مقدمہ ہذا میں چونکہ یونین کونسل کے پیدائش سے متعلق رجسٹر اور فارم (ب) جو کہ نادرا کے محفوظ شدہ یادداشت کا حصہ ہے۔ دونوں سرکاری دستاویزات جو کہ وقوع سے کئی سال پہلے ان میں تاریخ پیدائش ملزم کی درج کی گئی ہے۔ سکول کے رجسٹر میں درج تاریخ پیدائش ملزم کی مکمل اور پوری تائید کرتی ہے جس کو صرف مضبوط شہادت کے ذریعے ہی رد کیا جاسکتا ہے لیکن مثل مقدمہ پر ماسوائے مذکورہ طبی ماہرین کی رائے کے علاوہ کسی اور قسم کی شہادت موجود نہ ہے۔ جس کو مندرجہ بالا سرکاری یادداشت کو رد کرنے کے لئے کافی سمجھا جائے۔

۷۔ نیز انصاف اور قانون کا مسلمہ اصول یہ ہے کہ اگر دو مختلف نوع کے رپورٹ یا شہادت فوجداری مقدمہ مثل میں آجائے تو عدالت اس شہادت اور مواد کو ترجیح دے گی جو ملزم کو فائدہ دے تاکہ اس شہادت اور مواد کو جو کہ استغاثہ کے حق میں جاتا ہو۔ لہذا اس مسلمہ اصول جو کہ ایک صدی پر محیط ہے کو بروئے کار لا کر ملزم کو اس کا فائدہ لینے کا حق پہنچتا ہے۔ یہاں پر یہ امر انتہائی قابل ذکر ہے کہ عدالت ابتدائی سماعت مقدمہ اس نوع کے مقدمات میں اپنی پہلی ہی فرصت میں ملزم کے ظاہری خدوخال کو دیکھ کر اگر اس کی صحیح عمر کا تعین کرنے پر شک دوچار ہو تو عدالت پر لازم ہے کہ اس ملزم کا نہ صرف دانتوں اور ہڈیوں کے ماہر معالجین سے تعین کروائے بلکہ ملزم کو مزید موقع دے کہ وہ سرکاری دستاویزات یا سرکاری یادداشت محفوظ شدہ کے ذریعے اپنی کم سی ۔ یا نابالغ ہونے کا ثبوت پیش کرے کیونکہ خصوصی قانون نابالغان ملزمان کی رُو سے یہ سوال عدالت کے اختیار کار کو متاثر کرنے والی ہوتی ہے۔ لہذا عدالت بروقت کارروائی کر کے اپنے اختیار سماعت کا فیصلہ بروقت کر سکتی ہے اور فریقین مقدمہ کو غیر ضروری اخراجات اور طوالت مقدمہ سے بچا سکتی ہے۔ فاضل وکیل سائل کی یہ دلیل کہ ملزم نے تاخیر سے درخواست گزاری ہے ملزم کی راہ میں از روئے

قانون کسی قسم کی رکاوٹ کا باعث نہیں بن سکتی کیونکہ فوجداری نظام انصاف میں اُمرانے کا اُصول کسی طور پر لاگو نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ اُصول دیوانی مقدمات میں لاگو ہوتا ہے۔

چونکہ عدالت عالیہ نے اپنے حکم زیر نظر میں انصاف اور قانون کے اس اُصول کو اپنا کر نگرانی کے اختیارات کا درست استعمال کیا ہے جس میں ہمیں کوئی قانونی سقم یا نا انصافی کا پہلو کسی طور نظر نہیں آتا لہذا سائل کی عرضداشت کو رد کیا جاتا ہے اور حصول اپیل کی اجازت عطا کرنے سے اجتناب کیا جاتا ہے۔

عرضداشت خارج شد۔

۸۔ حکم عدالت میں پڑھ کر سنایا گیا۔

جج

جج

(اشاعت کے لئے منظور)

اسلام آباد، ۶ ستمبر ۲۰۱۶ء

ایم و سیم